خطبہ جمعہ

بعنوان

دشمنانِ رسول ﷺ سے نفرت
ایمانی غیرت کا تقاضہ

سلسلة منبر الحكمة
223

بتاریخ: 06 نومبر 2020

بمطابق: ۱۹ ربیع الاول ۱٤٤۲ ھج

بہ اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اهم نکات

① ......عقیدہ الولاء والبراءۃ کا مفہوم

② ......عقیدہ الولاء والبراءۃ کی اہمیت وضرورت

③ ......دشمنانِ اسلام سے نفرت، ایمان کا تقاضہ

④ ......کفار ومشرکین سے لاتعلقی کے اسالیب

⑤ ......کفار ومشرکین سے دوستی کی علامات

⑥ ......عقیدہ الولاء والبراءۃ کے فوائد وثمرات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ، لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا، وأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أَمَّا بَعْدُ!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَخْفَیْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ﴾ [الممتحنة:1]

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [المجادلة:22]

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ﴾ [الممتحنة:4]

تمہید

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور اسلام کے دشمنوں سے کسی صورت اور کبھی بھی دوستی قائم کرنا جائز نہیں، اگرچہ دشمنان اسلام دنیوی علوم، سائنس اور فلاحی کاموں میں زیادہ ہی کیوں نہ ہوں! کیونکہ کفار ومشرکین کسی طرح اسلام اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اہلِ اسلام کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے، بلکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو کمزور کرنا، ان کے درمیان تفریق ڈالنا اور ان کے اتحاد کو پاش پاش کرنا چاہتے ہیں۔

اگر محبت میں حمیت وغیرت نہ ہو در حقیقت اُسے محبت کا نام نہیں دیا سکتا، بلکہ ایسی محبت بے کار اور بے حقیقت ہے۔جس مسلمان کے دل میں ایمانی غیرت وحمیت باقی ہے،اُس پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد، ماتحت افراد اور حتی المقدور تمام لوگوں کو کافروں اور اسلام کے دشمنوں کے متعلق آگاہ کرے اور ان کے ساتھ دوستی رواں رکھنے سے منع کرے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان اور اہلِ اسلام کے ساتھ محبت رکھتا ہو وہ کس طرح اسلام اور پیغمبر اسلام کے دشمنوں سے محبت رکھ سکتا ہے!

مسلمانوں کی کثیر تعداد دشمنانِ رسول سے براءت کا اعلان واظہار ہی نہیں کرتے، اگر زبانی طور پر اعلانِ براءت کر بھی دیتے ہیں تو عملی زندگی میں اہل کفر وشرک سے اُسی طرح محبتیں اور دوستیاں قائم رکھے ہوئے ہیں۔

جو مسلمان کفار یہود ونصاریٰ اور مشرکین کے ساتھ دوستی ومحبت رکھے، یقیناً اُس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾

[المجادلة:22]

”تو ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں،نہیں پائے گا کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔“

☆...... والدین، اساتذہ، ائمہ وخطباء مساجد اور ہر درجہ مسلمان اپنے زیرِ کفالت وتربیت افراد کو محبت کا ایمانی اور اسلامی معیار ضرور بتائے اور موجودہ حالات کے تناظر میں کفار کی چالوں اور دشمنوں کی پہچان کروائے اور ان کے بارے آگاہ کرے۔

عقیدہ الولاء والبراءۃ

الولاء کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تمام اہل اسلام سے ایمان کی بنیاد پر الفت ومحبت رکھنا اور اُن کی نصرت وحمایت کرنا۔

براء یعنی کفار ومشرکین سے کفر وشرک کی نجاست کی وجہ سے نفرت وعداوت کا اظہار کرنا ہے۔الولاء والبراء کا تعلق قلبی اعمال سے ہے،لیکن اس کا اظہار بندے کے کردار وعمل سے ہوتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسلمان کی محبت وعقیدت اور خیرخواہی اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور اہل ایمان کے لیے ہوتی ہے، اس میں کوئی لغزش قابل برداشت نہیں۔ اگر یہی جذبات کفر اور اہل کفر کے لیے پیدا ہونے لگیں، تو سمجھ لیں کہ ایمان کی راہ چھوڑ کر منافقت اور کفر کی روش پر چل نکلے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایمان، منافقت اور کفر ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔

ایک ہی دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور دشمنان رسول سے لگاؤ اور خیرخواہی کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتے۔ یہی عقیدہ الولاء البراء، اسلام کا اہم رکن اور ایمان کی اساس ہے۔

دوستی اور دشمنی کا ایمانی معیار:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے مجھ سے پوچھا: اے عبداللہ! اسلام کا سب سے مضبوط کڑا کون سا ہے؟ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْثَقُ عُرَى الْإِسْلَامِ : الْوِلَايَةُ فِي اللّٰهِ ، وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ ، وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ))

”ایمان کا سب سے مضبوط کڑا اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی کرنا اور اللہ کے لے محبت اور اللہ ہی کے لیے نفرت کرنا ہے۔“

[حسن] صحيح الجامع: 2006۔ المعجم الصغير للطبرانى 376/1، ح:624

دشمنانِ اسلام سے دوستی رکھنا باعثِ حسرت:

دنیا میں دوستی اور دشمنی کے ایمانی معیار سے لابلد اور محبت ونفرت کے خود ساختہ مفہوم کے اصول پر کار بند قیامت کے دن واویلا کرتے ہوئے دکھائی دیں گے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يَالَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۞ يَاوَيْلَتِى لَيْتَنِى لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا﴾ [الفرقان:27]

”اور جس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے گا، کہے گا اے کاش! میں رسول کے ساتھ کچھ راستہ اختیار کرتا۔ ہائے میری بربادی! کاش کہ میں فلاں کو دلی دوست نہ بناتا۔“

عقیدہ الولاء والبراء کی اہمیت وضرورت

سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اسلام کی بیعت ان الفاظ کے ساتھ لی:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((أُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ))

''میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے، نماز قائم کرو گے، زکاۃ ادا کرو گے، مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرو گے اور کفار ومشرکین سے الگ تھلگ رہو گے۔''

[صحیح] سنن النسائی: 4177

①......کلمہ شہادت کے بعد ایک مسلمان اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی معبودِ برحق اور خیر وبھلائی دینے والا نہیں۔ گویا ایک مسلمان ذاتِ باری تعالیٰ کے علاوہ سب سے لاتعلقی اور براءت کا اعلان کرتا ہے۔

②......اللہ تعالیٰ کی حمایت اور نصرت اسی عقیدہ کی بدولت نصیب ہوتی ہے۔

③......اسی عقیدہ کی موجودگی میں ایمان میں داخلہ ملتا ہے اور اس عقیدہ سے پہلوتہی برتنے کی صورت میں انسان کفر وشرک میں داخل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ [المائدۃ:51]

''اور جو بھی تم میں سے کفار کو اپنا دوست بنائے، یقیناً وہ انھی میں سے ہے۔''

④......اہلِ اسلام کی باہمی اخوت ومحبت اور نصرت وحمایت بھی اسی عقیدہ کی اساس پر ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی رو سے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ [الحجرات:10]

''بے شک مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

⑤......اسی عقیدہ کی بدولت مسلمان کو ایمانی لذت وحلاوت نصیب ہوتی ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تین خوبیاں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمانی لذت کو چکھ لیا۔ اُن میں ایک یہ ہے:

((وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ))

''ایک مسلمان دوسرے سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔''

⑥......امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کا قیام بھی اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر نفرت پر ہے۔ اگر تمام لوگ اس عقیدہ پر کاربند ہو جائیں تو فرقہ بندی واختلافات کا خاتمہ ہو جائے۔

⑦......کفار اور مشرکین سے اعلان براءت اور اظہار نفرت ایمان کا لازمی تقاضہ ہے، اللہ تعالیٰ نے کفار سے دوستی کرنے کو بڑے سخت انداز سے منع کیا ہے۔ یہ توحید کے اقرار کا لازمی حصہ ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا﴾ [النساء:144]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کے لیے اپنے خلاف ایک واضح حجت بنا لو۔“

دشمنانِ رسول سے نفرت، ایمان کا تقاضہ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان اور حقیقی محبت اسی صورت ممکن ہے جب آپ کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے عداوت رکھی جائے۔ محبت کا ایسا دعویٰ کھوکھلا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دوستی ومحبت کا نعرہ بلند کیا جائے اور محبت کے لوازمات پورے نہ کیے جائیں، بلکہ دشمنانِ اسلام سے دوستی کی پینگیں بڑھائی جائیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت میں سچے اور مخلص لوگ کبھی بھی دشمنانِ اسلام سے دلی دوستی کا تعلق قائم نہیں کرتے، بلکہ ان سے لاتعلقی کا اعلان ہی ایمانی غیرت وحمیت کا تقاضہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ﴾ [آل عمران:118]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے سوا کسی کو دلی دوست نہ بناؤ، وہ تمہیں کسی طرح نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتے، وہ ہر ایسی چیز کو پسند کرتے ہیں جس سے تم مصیبت میں پڑو۔ ان کی شدید دشمنی تو ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو کچھ ان کے سینے چھپا رہے ہیں وہ زیادہ بڑا ہے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ایمانی غیرت وحمیت:

☆......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پہلے ادا کرتے اور خطبہ بعد میں ارشاد فرماتے تھے۔ یہ سنت اسی طرح جاری رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم امیر بنا۔ میں اس کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلا، یہاں تک کہ وہ مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گویا وہ مجھے منبر کی طرف کھینچتا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف۔ پھر جب میں نے یہ دیکھا تو کہا: نماز پہلے پڑھنے کا حکم ہے۔ اس نے کہا: اے ابوسعید! وہ طریقہ چھوڑ دیا گیا ہے جو تم جانتے ہو۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا:

((كَلَّا ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَیْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ ، ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس رب کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے! تم اس سے بہتر کام کر نہیں کر سکتے جو میں جانتا ہوں۔ (یعنی خلاف سنت عمل گوارا نہیں کیا جا سکتا)۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے تین بار یہی بات دہرائی اور پھر لوٹ گئے۔''

صحیح مسلم: 889

☆......سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو امیر عبدالرحمٰن بن ام الحکم کو دیکھا کہ وہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے تو اسے دیکھ کر فرمایا:

((انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا))

''اس بد بخت کی طرف دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ جمعہ دے رہا ہے۔''

صحیح مسلم:864

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا))

''تمہاری بیویاں جب تم سے مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں مسجد میں جانے سے نہ روکو۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے بلال نے حدیث سننے کے بعد کہا: ہم اپنی عورتوں کو ضرور منع کریں گے۔
اس کے بعد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے بلال کو شدید برا بھلا کہا، اور (راوی کہتا ہے) میں نے انھیں اس قدر غضبناک پہلے نہ سنا تھا، پھر فرمانے لگے:

((أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ))

''میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بتلا رہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم خواتین کو مسجد جانے سے منع کریں گے!''

صحیح مسلم:442

کفار و مشرکین سے لاتعلقی کے اسالیب

کفار کے عقائد و نظریات باطل اور نجس ہیں اور ان کی اسلام دشمنی کی وجہ سے ان سے بغض رکھنا ضروری ہے، ان سے علیحدگی اختیار کرنا، ان کی طرف قلبی میلان اور کسی بھی قسم کی مشابہت اختیار کرنے سے یکسر گریز کرنا اسلامی غیرت کا تقاضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [المائدۃ:57]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کو جنھوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا لیا، ان لوگوں میں سے جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور کفار کو دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو، اگر تم ایمان والے ہو۔''

مندرجہ ذیل امور میں کفار کی مخالفت ضروری ہے:

① ......وضع وقطع اور رہن سہن میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

''جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے تو وہ انھی میں سے ہے۔''

[صحیح] سنن ابوداود:4031

② ......معاشی خوشحالی اور دنیوی مفاد کی خاطر کفار کے ممالک میں رہائش پذیر ہونا اور اُسے ترجیح دینا۔

③ ......کفار کو دلی دوست بنانا اور مسلمانوں کے اہم راز اور معلومات کے متعلق غیر مسلموں سے مشاورت کرنا۔

④ ......ان کے مذہبی تہواروں اور پروگراموں میں شرکت کرنا، ان کی حوصلہ افزائی کرنا اور انھیں مبارک باد کہنا۔

⑤ ......کفار کی ظاہری زندگی، اخلاقیات اور بود باش کو دیکھ کر مرعوب ہونا اور ان کی تعریف کرنا، حالانکہ ان کے عقائد باطل اور دین منسوخ ہو چکا ہے۔

⑥ ......کفار و مشرکین کے لیے استغفار اور رحمت کی دعا کرنا اور ان کے لیے رطب اللسان ہونا وغیرہ۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور اہل ایمان کا کفر وشرک سے اعلان لاتعلقی:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے ایمان لانے والوں نے جب اپنی قوم کو عقیدہ اور عمل کے لحاظ سے اپنا دشمن پایا تو انھوں نے صاف ان سے برات کا اعلان کر دیا اور کہا کہ ہم تم سے بھی اور ان سے جن کی تم پوجا کرتے ہو بے زاری کا اعلان کرتے ہیں۔ جس طرح آگ اور پانی، تاریکی اور روشنی ایک ساتھ اکٹھے نہیں ہو سکتے، اسی طرح ہم بھی تمہارے ساتھ رہنے اور تعلق رکھنے سے انکار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ﴾ [الممتحنۃ:04]

''جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم تم سے اور ان تمام چیزوں سے بری ہیں جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، ہم تمہیں نہیں مانتے اور ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہو گیا، یہاں تک کہ تم اس اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ۔“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اہل کفر سے بے زاری:

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے پاس ایک نصرانی کاتب ہے۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تجھے مارے، یہ تم نے کیا کیا؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾

[المائدة :51]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں۔“

تم نے کسی مسلمان کو کیوں نہیں رکھا؟ میں نے عرض کی کہ اے امیر المومنین! مجھے اس کی کتابت سے غرض ہے، اس کا دین اس کے لیے ہے۔ تو اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((لَا تُكْرِمُوْهُمْ إِذْ أَهَانَهُمُ اللهُ، وَلَا تُدْنُوْهُمْ إِذْ أَقْصَاهُمُ اللهُ، وَلَا تَأْتَمِنُوْهُمْ إِذْ خَوَّنَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ))

”جب اللہ نے انھیں رسوا کر دیا ہے تو تم انھیں تکریم مت دو، جب اللہ نے انھیں ذلیل کر دیا ہے تو تم ان کو عزت نہ دو، جب اللہ نے ان کو دور کر دیا ہے تو تم ان کو قریب نہ کرو۔

[صحیح] السنن الکبریٰ للبیهقی: 216/10، ح :20409

افسوس! اس وقت مسلمان حکمرانوں نے اللہ کے اس حکم کو پس پشت پھینک رکھا ہے اور غیر مسلم ان کے کلیدی عہدوں پر فائز اور تقریباً تمام پوشیدہ باتوں سے آگاہ ہیں، ذلت و خواری کی صورت میں نتیجہ سب کے سامنے ہے۔

اہل ایمان کی محبت اور دوستی کی مثال:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى))

”تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم کی مانند پاؤ گے، جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے ایسا کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔“

صحیح البخاری:6011

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کفار و مشرکین سے دوستی کی علامات

ولاء و براء کا عقیدہ ایمان کی بنیاد ہے ۔یہی عقیدہ اسلام سے وابستگی کا ثبوت فراہم کرتا ہے، اس کو نظر انداز کرنا حقیقت میں ایمان سے انحراف ہے۔آیئے مندرجہ ذیل کفار دوستی کی علامات کا جائزہ لیتے ہیں:

①......بلادِ کفر کو بلادِ اسلام پر ترجیح دینا اور مسلمانوں کے مقابلہ میں کفار سے زیادہ محبت رکھنا۔

②......مسلمانوں کے مقابلہ میں کفار کی خصوصیات اور ظاہری بود باش کی تعریف میں رطب اللسان رہنا۔

③......معمولی دنیوی مفاد، رہائش، کاروبار اور معیارِ زندگی کے لیے کافر ملکوں میں اقامت اختیار کرنا۔

④......کفار کے ایجنٹ اور آلہ کار بن کر بلادِ اسلام میں فساد برپا کرنے اور مسلمانوں کی بربادی اور ہلاکت کے منصوبوں میں شرکت کرنا۔

⑤......اپنی سائنسی مہارت و ایجادات سے کفار کو فائدہ پہنچانا اور اپنی وسائل حرب وضرب کی ایجادات کر کے کفار کے سپرد کرنا۔

⑥......مسلمانوں پر ظلم وستم اور قتل و غارت کے لیے کفار کے ساتھ تعاون کرنا بلکہ ان پر حملہ کے مواقع فراہم کرنا۔

⑦......کفار کے مروّجہ سن تقویم کو اپنانا: یعنی جو تاریخ بلادِ کفر میں رائج ہے، اسے اختیار کرنا بھی ان سے محبت کی دلیل ہے ۔پھر خاص طور پر ایسی تاریخ جو ان کی کسی مناسبت یا عید کی ترجمانی کرتی ہوں، مثلاً عیسوی کیلنڈر وغیرہ۔

امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں صحابہ کے باہمی مشورہ سے مسلمانوں کے لیے کفار کی مروّجہ تمام تاریخوں کو ٹھکرا کر رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی تاریخ مقرر کر دی ۔اس سے ثابت ہوا کہ تاریخ کے تقرر اور اس قسم کے دیگر کاموں میں کفار کی مخالفت کرنا ایک شرعی فریضہ ہے۔

عقیدہ الولاء والبراء کے فوائد وثمرات

1......اس سے صحیح اسلامی عقیدہ نکھر کر واضح ہوجاتا ہے۔ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل قائم ہوجاتی ہے۔

2......مسلمان مذہبی اور سیاسی طور پر متحد اور ایک دوسرے کے حامی بن جاتے ہیں ۔ مدمقابل کفار ومشرکین کی دشمنی بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

3......اس عقیدہ سے انسان میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے، یوں وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ [هود:113]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اور ان لوگوں کی طرف مائل نہ ہونا جنھوں نے ظلم کیا، ورنہ تمھیں آگ آ لپٹے گی۔''

4......اس عقیدہ کی بدولت مسلمان ہر قسم کے فتنہ وفساد سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کفر وشرک فتنہ ہے اور جو کوئی کفار ومشرکین سے دوستی اور یاری رکھے گا وہ لازمی طور پر فتنہ کا شکار ہوگا۔ بلادِ کفر میں رہ کر اور کفار کی ان کی غلامی پر قناعت یا ان سے دوستی کی صورت میں اللہ کی زمین پر امن کسی صورت قائم نہیں رہ سکتا، بلکہ ہر طرف فتنہ وفساد، جنگ و جدل، شرک وکفر، بیحیائی اور بدکاری ہی کا دور دورہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ﴾ [الانفال:73]

''اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے بعض بعض کے دوست ہیں، اگر تم یہ نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔''

5......اس عقیدہ کے حاملین کو دنیا میں خیر وبرکات، ہر طرح سے نعمتوں کی نوازشات اور فلاح دارین کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں غور کیجئے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب کفر وشرک سے اعلان لاتعلقی اور کفار ومشرکین سے اظہار بے زاری کیا تو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں عطا کیں، انھیں بڑی شان والا بیٹا اور پوتا یعنی سیدنا اسحاق اور یعقوب علیہما السلام عطا کیے، تاکہ ان کا دل لگ جائے اور بیوطنی سے وحشت نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۞ وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا﴾ [مریم:49-50]

''تو جب وہ ان سے اور ان چیزوں سے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے، الگ ہوگیا تو ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا۔ اور ہم نے انھیں اپنی رحمت سے حصہ عطا کیا اور انھیں سچی ناموری عطا کی، بہت اونچی۔''

6......اس عقیدہ پر عمل کرنے والے اللہ کا لشکر اور حزب اللہ ہیں، انھیں اللہ کی حمایت حاصل ہوتی ہے اور کفار پر غلبہ نصیب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ۞ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[المائدۃ:55]

’’تمہارے دوست تو صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، وہ جو نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ جھکنے والے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ان لوگوں کو دوست بنائے جو ایمان لائے ہیں تو یقیناً اللہ کا گروہ ہی وہ لوگ ہیں جو غالب ہیں۔‘‘

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے تاکیدی کے ساتھ بتایا ہے کہ تمہارے دوست صرف اور صرف اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہل ایمان ہیں، اس لیے یہود کو مددگار اور دوست نہ بناؤ، بلکہ صرف مومنین کو اپنا مددگار سمجھو۔‘‘

خلاصہ جمعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ﴾ [الممتحنۃ:1]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ﴾

[المجادلۃ:22]

☆...... والدین، اساتذہ، ائمہ وخطباء مساجد اور ہر درجہ مسلمان اپنے زیرِ کفالت وتربیت افراد کو محبت کا ایمانی اور اسلامی معیار ضرور بتائے اور موجودہ حالات کے تناظر میں کفار کی چالوں اور دشمنوں کی پہچان کروائے اور ان کے بارے آگاہ کرے۔

اور دشمنی کا ایمانی معیار:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے مجھ سے پوچھا: اے عبد اللہ! اسلام کا سب سے مضبوط کڑا کون سا ہے؟ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((أَوْثَقُ عُرَى الْإِسْلَامِ : الْوِلَايَةُ فِي اللّٰهِ ، وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ ، وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ))

[حسن] صحيح الجامع: 2006۔ المعجم الصغير للطبرانی 376/1، ح:624

دشمنانِ اسلام سے دوستی رکھنا باعثِ حسرت:

دنیا میں دوستی اور دشمنی کے ایمانی معیار سے لا بلد اور محبت ونفرت کے خود ساختہ مفہوم کے اصول پر کار بند قیامت کے دن واویلا کرتے ہوئے دکھائی دیں گے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَالَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ٭ يَاوَيْلَتِي لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا﴾ [الفرقان:27]

عقیدہ الولاء والبراء کی اہمیت وضرورت

سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سے اسلام کی بیعت ان الفاظ کے ساتھ لی:

((أُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ))

[صحيح] سنن النسائی: 4177

①......کلمہ شہادت کے بعد ایک مسلمان اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی معبودِ برحق اور خیر وبھلائی دینے والا نہیں۔ گویا ایک مسلمان ذاتِ باری تعالیٰ کے علاوہ سب سے لاتعلقی اور براءت کا اعلان کرتا ہے۔

②......اللہ تعالیٰ کی حمایت اور نصرت اسی عقیدہ کی بدولت نصیب ہوتی ہے۔

③......اسی عقیدہ کی موجودگی میں ایمان میں داخلہ ملتا ہے اور اس عقیدہ سے پہلوتہی برتنے کی صورت میں انسان کفر وشرک میں داخل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ [المائدة:51]

④......اہلِ اسلام کی باہمی اخوت ومحبت اور نصرت وحمایت بھی اسی عقیدہ کی اساس پر ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی رو سے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ﴾ [الحجرات:10]

⑤......اسی عقیدہ کی بدولت مسلمان کو ایمانی لذت وحلاوت نصیب ہوتی ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((وَأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ))

⑥...... امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کا قیام بھی اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر نفرت پر ہے۔ اگر تمام لوگ اس عقیدہ پر کاربند ہو جائیں تو فرقہ بندی واختلافات کا خاتمہ ہو جائے۔

⑦...... کفار اور مشرکین سے اعلان براءت اور اظہار نفرت ایمان کا لازمی تقاضہ ہے، اللہ تعالیٰ نے کفار سے دوستی کرنے کو بڑے سخت انداز سے منع کیا ہے۔ یہ توحید کے اقرار کا لازمی حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا﴾ [النساء:144]

دشمنانِ رسول سے نفرت، ایمان کا تقاضہ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان اور حقیقی محبت اسی صورت ممکن ہے جب آپ کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے عداوت رکھی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ﴾ [آل عمران:118]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ایمانی غیرت وحمیت:

☆...... سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پہلے ادا کرتے اور خطبہ بعد میں ارشاد فرماتے تھے۔ یہ سنت اسی طرح جاری رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم امیر بنا۔

میں اس کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلا، یہاں تک کہ وہ مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گویا وہ مجھے منبر کی طرف کھینچتا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف۔ پھر جب میں نے یہ دیکھا تو کہا: نماز پہلے پڑھنے کا حکم ہے۔ اس نے کہا: اے ابوسعید! وہ طریقہ چھوڑ دیا گیا ہے جو تم جانتے ہو۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا:

((کَلَّا، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَیْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ، ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ))

صحیح مسلم: 889

☆...... سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو امیر عبدالرحمٰن بن ام الحکم کو دیکھا کہ وہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے تو اسے دیکھ کر فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا))

صحیح مسلم:864

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے بلال نے حدیث سننے کے بعد کہا: ہم اپنی عورتوں کو ضرور منع کریں گے۔ اس کے بعد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے بلال کو شدید برا بھلا کہا، اور (راوی کہتا ہے) میں نے انھیں اس قدر غضبناک پہلے نہ سنا تھا، پھر فرمانے لگے:

((أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ))

صحیح مسلم:442

کفار و مشرکین سے لاتعلقی کے اسالیب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [المائدة:57]

مندرجہ ذیل امور میں کفار کی مخالفت ضروری ہے:

①......وضع قطع اور رہن سہن میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

[صحیح] سنن ابو داود:4031

②......معاشی خوشحالی اور دنیوی مفاد کی خاطر کفار کے ممالک میں رہائش پذیر ہونا اور اُسے ترجیح دینا۔

③......کفار کو دلی دوست بنانا اور مسلمانوں کے اہم راز اور معلومات کے متعلق غیر مسلموں سے مشاورت کرنا۔

④......ان کے مذہبی تہواروں اور پروگراموں میں شرکت کرنا، ان کی حوصلہ افزائی کرنا اور انھیں مبارک باد کہنا۔

⑤......کفار کی ظاہری زندگی، اخلاقیات اور بود باش کو دیکھ کر مرعوب ہونا اور ان کی تعریف کرنا، حالانکہ ان کے عقائد باطل اور دین منسوخ ہو چکا ہے۔

⑥......کفار و مشرکین کے لیے استغفار اور رحمت کی دعا کرنا اور ان کے لیے رطب اللسان ہونا وغیرہ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور اہل ایمان کا کفر و شرک سے اعلان لاتعلقی:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے ایمان لانے والوں نے جب اپنی قوم کو عقیدہ اور عمل کے لحاظ سے اپنا دشمن پایا تو انھوں نے صاف ان سے برات کا اعلان کردیا اور کہا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ﴾ [الممتحنة:04]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اہل کفر سے بے زاری:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے پاس ایک نصرانی کاتب ہے۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تجھے مارے، یہ تم نے کیا کیا؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ﴾

[المائدة :51]

تم نے کسی مسلمان کو کیوں نہیں رکھا؟ میں نے عرض کی کہ اے امیر المومنین! مجھے اس کی کتابت سے غرض ہے، اس کا دین اس کے لیے ہے۔ تو اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((لَا تُكْرِمُوهُمْ إِذْ أَهَانَهُمُ اللهُ، وَلَا تُدْنُوهُمْ إِذْ أَقْصَاهُمُ اللهُ، وَلَا تَأْتَمِنُوهُمْ إِذْ خَوَّنَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ))

[صحيح] السنن الكبرىٰ للبيهقي:216/10، ح :20409

اہل ایمان کی محبت اور دوستی کی مثال:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالحُمَّى))

صحيح البخاري:6011

کفار و مشرکین سے دوستی کی علامات

① ...... بلادِ کفر کو بلادِ اسلام پر ترجیح دینا اور مسلمانوں کے مقابلہ میں کفار سے زیادہ محبت رکھنا۔

② ...... مسلمانوں کے مقابلہ میں کفار کی خصوصیات اور ظاہری بود باش کی تعریف میں رطب اللسان رہنا۔

③ ...... معمولی دنیوی مفاد، رہائش، کاروبار اور معیارِ زندگی کے لیے کافر ملکوں میں اقامت اختیار کرنا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......کفار کے ایجنٹ اور آلہ کار بن کر بلادِ اسلام میں فساد برپا کرنے اور مسلمانوں کی بربادی اور ہلاکت کے منصوبوں میں شرکت کرنا۔

⑤......اپنی سائنسی مہارت و ایجادات سے کفار کو فائدہ پہنچانا اور اپنی وسائل حرب وضرب کی ایجادات کر کے کفار کے سپرد کرنا۔

⑥......مسلمانوں پر ظلم وستم اور قتل وغارت کے لیے کفار کے ساتھ تعاون کرنا بلکہ ان پر حملہ کے مواقع فراہم کرنا۔

⑦......کفار کے مروّجہ سن تقویم کو اپنانا: یعنی جو تاریخ بلادِ کفر میں رائج ہے، اسے اختیار کرنا بھی ان سے محبت کی دلیل ہے۔ پھر خاص طور پر ایسی تاریخ جو ان کی کسی مناسبت یا عید کی ترجمانی کرتی ہوں، مثلاً عیسوی کیلنڈر وغیرہ۔

عقیدہ الولاء والبراء کے فوائد وثمرات

1......اس سے صحیح اسلامی عقیدہ نکھر کر واضح ہوجاتا ہے۔ ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل قائم ہوجاتی ہے۔

2......مسلمان مذہبی اور سیاسی طور پر متحد اور ایک دوسرے کے حامی بن جاتے ہیں۔ مدمقابل کفار ومشرکین کی دشمنی بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

3......اس عقیدہ سے انسان میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے، یوں وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ [ھود:113]

4......اس عقیدہ کی بدولت مسلمان ہر قسم کے فتنہ وفساد سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ کیونکہ کفر وشرک فتنہ ہے اور جو کوئی کفار ومشرکین سے دوستی اور یاری رکھے گا وہ لازمی طور پر فتنہ کا شکار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ﴾ [الانفال:73]

5......اس عقیدہ کے حاملین کو دنیا میں خیر وبرکات، ہر طرح سے نعمتوں کی نوازشات اور فلاح دارین کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں غور کیجئے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب کفر وشرک سے اعلان لاتعلقی اور کفار ومشرکین سے اظہار بےزاری کیا تو اللہ تعالیٰ نے بےشمار نعمتیں عطا کیں، انھیں بڑی شان والا بیٹا اور پوتا یعنی سیدنا اسحاق اور یعقوب علیہما السلام عطا کیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۞ وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا﴾ [مریم:49-50]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

6......اس عقیدہ پر عمل کرنے والے اللہ کا لشکر اور حزب اللہ ہیں، انھیں اللہ کی حمایت حاصل ہوتی ہے اور کفار پر غلبہ نصیب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ۞ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾

[المائدة:55]

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03424449009	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211
	03034125519	03017138746

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com